© rasailojaraid.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تصریحات

ملکی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ اور ایک دوسرے سے اختلافات ایک معمولی بات ہے لیکن بعض سیاسی پارٹیوں نے اظہار اختلاف کا جو طریقہ اختیار کر رکھا ہے وہ انتہائی نامناسب اور غیر موزوں ہے۔ ایک دوسرے کو گالی دینا اور کسی کی ذات پر کیچڑ اچھالنا سیاسی اور اخلاقی کسی طور پر بھی درست نہیں لیکن بدقسمتی سے پاکستان میں ایسی سیاسی پارٹیوں کی کوئی کمی نہیں جو اخلاق و شرافت کے نام کی کسی چیز سے بھی واقف نہیں اور جن کے نزدیک زعماءِ ملت سے لے کر مذہبی رہنما بلکہ خود دین اور شعائر دین تک بھی کوئی حیثیت و اہمیت نہیں رکھتے۔ اس سلسلہ میں کمیونسٹ اور سوشلسٹ جماعتوں کے افراد داعیان تو تمام حدودِ قیود پھلانگ چکے ہیں۔ ان کے جرائد و مجلات کو اٹھا کر دیکھیے کسی شریف آدمی کی عزت و آبرو ان سے محفوظ نہیں ہے، اپنے مخالفین کو گالیاں دینا اور انہیں گیدڑ بھبکیوں سے مرعوب کرنا یہ تقریباً سوشلزم اور کیمونزم کا بین الاقوامی اصول بن چکا ہے اور شعائرِ مذہبی کا مضحکہ اڑانا ان کا مذہب و مسلک۔ جناب بھاشانی کی لاف زنیوں سے لے کر جناب بھٹو کی اٹھکیلیوں تک اور رحیے لمے ایم کی ہرزہ سرائیوں سے لیکر فیض احمد فیض اور ان کے رفقا کی بیہودہ گوئیوں تک سب اسی مکتبِ فکر کے فیضان کی کرشمہ سازیاں ہیں۔

ان حالات میں انسان کتنا بھی صبر کرے، آخر کار اس کے پیمانے کا لبریز ہو جانا غیر فطری نہیں نتیجۃً دوسری طرف سے بھی ان کے جواب میں کبھی کبھی کوئی سخت بات نکل ہی جاتی ہے۔ لیکن وہ پھر بھی ان کے مقابلہ میں عشرِ عشیر کا درجہ نہیں رکھتی۔

اب جبکہ انتخابات بہت قریب آگئے ہیں اور ان لوگوں کو اس بات کا اندیشہ لاحق ہو گیا ہے کہ انتخابات کے نتیجہ میں ان کی اصلیت اور ان کی جھوٹی مقبولیت کا راز کھل جائے گا، ان کے لب و لہجہ میں اور درشتی اور دھمکیوں اور الزام تراشیوں میں اور زیادہ شدت آگئی ہے تاکہ اس سے لوگوں میں اشتعال پیدا ہو جس کے نتیجہ میں گڑبڑ پھیلے اور ملک کا امن و امان خطرے میں پڑ جائے اور جمہوریت کی قریب آئی ہوئی منزل اور دور ہو جائے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس سلسلہ میں حکومت کی روش بھی بڑی عجیب سی ہے کہ اس کی آنکھوں سامنے بسر عام مارشل لاء ضابطہ نمبر ۶۰ کی خلاف ورزی کی جارہی ہے لیکن اس کا قانون حرکت میں نہیں آتا اور اگر کہیں اس کی زد پڑی بھی ہے تو ان لوگوں پر جو معمولی حیثیت کے ہیں اور جن کی بات کوئی وزن اور مقام نہیں رکھتی۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ حکومت اگر واقعی مارشل لاء ضابطہ نمبر ۶۰ کے متعلق مخلص ہے تو اسے اس [illegible] لوگوں کے خلاف حرکت میں لانا چاہیئے جو حقیقتاً اس کی دھجیاں اڑا رہے ہیں اور ملک میں انتشار اور فتنہ پھیلا رہے ہیں۔

انتخابی دور کے قریب آتے ہی ملک میں بے شمار ایسے جرائد و مجلات بھی وجود میں آگئے ہیں جنہیں صرف گالی کے لیے ہی وجود بخشا گیا ہے۔ اگر حکومت نے اس کا کوئی تدارک نہ کیا تو اس سے انتخابات پر اور نئی نسل کے اخلاق پر وہ اثر بد پڑے گا کہ الامان والحفیظ۔

ہمیں یقین ہے کہ حکومت ان حالات کو جانتے ہوئے اس کے تدارک کے لیے کوئی موثر قدم اٹھائے گی تاکہ انتخابات پرامن طور پر وقت پر ہو سکیں اور جمہوریت کے ٹمٹماتے ہوئے دیئے کو زندگی اور روشنی مل سکے۔

© rasailojaraid.com